

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ اَشْرَافُ رِجَالٍ لُّقْمَةُ رَحْمَةٍ وَمِنْهُمْ

قرآن و سنت کا ترجمانِ تبلیغی و اصلاحی

الحکماء

ماہنامہ مجلہ
حاصل پور



نگران اعلیٰ: حافظ رضا اللہ روف
ایڈیٹر: محمد عظیم خاں صاحب پوری

رمضان 1435ھ
جولائی 2014ء



- سبیل المؤمنین ہی کو اپناؤ
- فرقہ بندی اجتماعیت کی ضد ہے
- شبِ قدر امت محمدیہ پر احسانِ عظیم
- ماہِ رمضان المبارک کے احکام و مسائل
- تدفین کے بعد قبر پر صورتِ بقرہ کی تلاوت کا شرعی حکم

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر جالندھر کالونی حاصل پور

ناشر



چیف ایڈیٹر

مجیب الرحمن سیاف

شمارہ نمبر 3

رمضان 1435ھ
جولائی 2014ء

چیف ایگزیکٹو

میاں شعیب انجم

معاون ایڈیٹر

زاہد محمود نیرانی، قاری عثمان فاروقی

لیگل ایڈوائزر

توقیر احمد گل
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

سب ایڈیٹر

عبد الشکور فائق

مجلس مشاورت

مجلس ادارت

حافظ اسعد محمود سلفی ؒ (گوجرانوالہ)

مولانا محمد مالک بھنڈر ؒ (گوجرانوالہ)

مولانا عبد المالك مجاہد ؒ (گوجرانوالہ)

مولانا رحمت اللہ شاہ کر ؒ (گوجرانوالہ)

مولانا حافظ عمران عریف ؒ (گوجرانوالہ)

پروفیسر حافظ سعید کلیر وی ؒ (گوجرانوالہ)

مولانا ریاض الرحمن ؒ (فورٹ عباس)

مولانا اسماعیل عتیق ؒ (وہاڑی)

مولانا ابو بکر طارق ؒ (گاگو منڈی)

الشیخ عبدالستار حماد ؒ (میاں چنوں)

مولانا عبد القدوس ؒ (چشتیاں)

مولانا عبد اللہ چشتی ؒ (بہاولنگر)

مولانا عبدالحی عابد ؒ (ملتان)

مولانا محمد رفیق طاہر ؒ (ملتان)

مولانا اقدس الہی ؒ (لاہور)

مولانا زبیر گورداسپوری ؒ (بورے والا)

مولانا غلام اللہ ؒ (میلسی)

مولانا زاہد محمود ؒ (وہاڑی)

رابطہ برائے پرنٹ میڈیا

ای میل: فیس بک:

Hasalpur@gmail.com
Muhammadia.irc@gmail.com

مجلد کو انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لیے:

www.muhammadia-irc.blogspot.com

زرتعاون

ماہانہ

20 روپے

سالانہ

240 روپے

خط و کتابت

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر

جانندھر کالونی وہاڑی روڈ

حاصل پور ضلع بہاولپور 0301-6131916

نوٹ:

مجلدہ کے نام مستقل جاری کروانے کے لیے سرکولیشن میجر کے نمبر پر کال کیجئے۔

ادارہ کا مضمون نگاری رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں

سرکولیشن میجر

ذیر الرحمن جاسپولی

0313-2501221
062-2442916

محمد عمران اسلم پوری

0321-7592205
0306-8917056

اَئِنَّہٗ مَضَامِیْن

3	محمد رفیق طاہر	سبیل المؤمنین ہی کو اپناؤ	درس قرآن
5	عبدالشکور فائق	شب قدر امت محمدیہ پر احسان عظیم	درس حدیث
7	اشیخ عبداللطیف	احکام و مسائل	فقہ و فتاویٰ
10	محمد عظیم حاصل پوری	آؤ قرآن سیکھیں (سوالا جوابا)	فہم قرآن
13	محمد عظیم حاصل پوری	ماہ رمضان المبارک	احکام و مسائل
22	ڈاکٹر بلال اشفاق	یونانیوں کی چند باتیں	جزل نالج
24	محمد یعقوب خان رحمہ اللہ	فرقہ بندی اجتماعیت کی ضد ہے!	اصلاح معاشرہ
26	سہیل احمد گورداسپوری	بابا جی عبداللہ گورداسپوری رحمہ اللہ	سیر و سوانح
31	میاں شہباز شاکر	آڑو کے چند فوائد	تراشے

فہرست نمائندگان

لاہور: مکتبہ اسلامیہ گوجرانوالہ: رانا شام احمد گوجرانوالہ: مرزا حافظ عاصم گوجرانوالہ: محمد یحییٰ طاہر
0302-8649227 0333-8124752 0321-7202700 042-37244973

صادق آباد: قاری نعیم صدیقی رینالہ خورد: محمد اشرف ڈوگر وزیر آباد: اسامہ اشرف ملتان: محمد رفیق طاہر
03016550502 0345-4100060 03066284139 0321-7302283

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ چیچہ وطنی: ماسٹر محمد شاہد ملیسی: مولانا یونس تبسم وہاڑی: عبداللہ عزیز
0302-4962353 0302-7724417 0333-7477737 0412631204

بہاول نگر: محمد ادریس انصاری ہارون آباد: محمد عمران شاکر فورٹ عباس: ریاض الرحمن کچی والا: اسامہ ضیاء الرحمن
03016570300 0301-4913321 03007435242 0302-4400210

چشتیاں: قاری عثمان فاروقی مظفر آباد: میاں ضیاء الرحمن ملیسی: مولانا ضیاء الرحمن
03369752963 03007851291 0302-6256749



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

درس قرآن

سبیل المؤمنین ہی کو اپناؤ

تحریر..... محمد رفیق طاہر (ملتان)

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ
الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾

”اور جو کوئی بھی ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مؤمنوں کے
راستہ کو چھوڑ کر کسی اور راہ پر چلے تو جس جانب وہ ہٹے گا ہم اسے اسی جانب موڑ دیں گے۔
اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری لوٹنے کی جگہ ہے۔“ (النساء: 115)

رسول اللہ ﷺ کی اتباع درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اتباع ہے (النساء: 80)۔ اور نبی مکرم
ﷺ کی نافرمانی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے (النساء: 64)۔ لہذا اہل ایمان پر واجب ہے کہ
وہ رسول معظم ﷺ کی اتباع کریں اور انکی مخالف سے بچیں۔ اہل ایمان کا یہی وتیرہ ہے کہ وہ جب
بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات سنتے ہیں تو فوراً تسلیم خم کر لیتے ہیں۔ (النور: 51) کیونکہ
اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے رسول کا حکم بخوشی قبول نہ کرنے والوں کو ایمان دار نہیں گردانا (النساء: 65)
اسی طرح مؤمنوں کو جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن
مجید فرقان حمید اور امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت وحدیث میں اس مسئلہ کا حل تلاش کرتے
ہیں۔ اور اگر انہیں خود اس مسئلہ کا حل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں سے نہ ملے تو وہ ایسے لوگوں کی
طرف رجوع کرتے ہیں جنہیں کتاب وسنت سے اس مسئلہ کا حل دریافت ہو چکا ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے انہیں اسی کا حکم دیا ہے (النحل: 43) اور نبی مکرم ﷺ کے دور مسعود میں بھی اہل ایمان میں یہی
طریقہ رائج تھا۔ کہ وہ اپنے مسائل کا حل کتاب وسنت سے تلاش کرتے، اور اگر انہیں دشواری پیش آتی
تو وہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کر لیتے۔ اور نبی مکرم ﷺ کو اگر اس مسئلہ کا حل معلوم ہوتا تو آپ
ﷺ انہیں بتا دیتے، اور اگر کبھی معلوم نہ ہوتا تو وحی کے اترنے کا انتظار فرماتے۔ اور جب وحی نازل



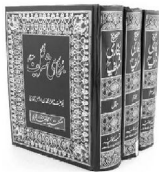
ہوتی تو اس مسئلہ کو حل کر دیا جاتا۔

یہی وہ سبیل مؤمنین ہے جسے اپنانے کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں حکم دیا ہے اور اسکی مخالفت سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ جس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور سبیل مؤمنین کو اپنانے کا حکم دیا، اس وقت کے مؤمنین کسی کے قیل و قال کو دین میں حجت نہیں سمجھتے تھے۔ وہ اپنی زندگی میں پیش آنے والے ہر مسئلہ کو قرآن و سنت کی روشنی میں حل کرتے، اہل علم سے سوال کرتے، رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے، اور عمل پیرا ہوتے۔

مگر آج کل کچھ لوگوں نے اس آیت میں مذکور سبیل مؤمنین کا معنی کچھ اور سمجھا ہے۔ انکا خیال ہے کہ اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارکہ کے بعد آنے والے لوگوں کے افکار و نظریات ہیں۔ جنہیں وہ فہم سلف کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ جبکہ یہ تو بدیہی سی بات ہے کہ شارع کبھی ایسی چیز کو اپنانے کا حکم نہیں دیتا جس کا وجود ہی نہ ہو۔ اگر سبیل مؤمنین سے مراد ان لوگوں کا فہم یا ان علماء کے استنباطات ہیں جو زمانہ نبوت کے بعد آئے ہیں تو پھر زمانہ نبوی میں موجود لوگوں کو کس ”سبیل مؤمنین“ کو اپنانے کا حکم دیا گیا؟ اگر زمانہ نبوی میں ہی مؤمنوں کا کوئی سبیل یعنی ”منج“ راستہ اور طریقہ کار“ موجود تھا تو یقیناً بعد والوں کے لیے بھی وہی منج اور طریقہ کار ”سبیل مؤمنین“ کہلائے گا کیونکہ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ زمانہ کے ساتھ ساتھ شریعت کے احکام بدل جائیں، اور وقت گزرنے کے ساتھ قرآن کی تفسیر تبدیل ہو جائے۔

اسی طرح کچھ لوگ ”سبیل مؤمنین“ سے بزور اجماع“ مراد لینا چاہتے ہیں۔ جو کہ درست نہیں۔ الغرض اپنے قول و عمل، فکر و عقل، اور صورت و شکل کو وحی الہی کے تابع کرنا ہی اہل ایمان کا وہ راستہ ہے جس کی مخالفت کرنے والے کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے دور کی گمراہیوں میں دھکیلنے کی دھمکی دی ہے اور جہنم کی وعید سنائی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ ہمیں ان لوگوں میں شامل کر لے جو رسول ﷺ کی موافقت کرتے ہیں اور مؤمنین کے راستہ کی اتباع کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں میں شامل نہ کرے جو رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں اور مؤمنین کے راستہ کو چھوڑ کر کسی اور راستہ کی اتباع کرنے والے ہیں۔ آمین



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

درس حدیث

شب قدر امت محمدیہ پر احسان عظیم

عبدالشکور فائق (مدیر جامعہ تعلیم الاسلام کھچی والا)

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) [صحيح بخارى (٢٠١٤)]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت

سے شب قدر کا قیام کرتا ہے۔ اسکے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں“

امت محمدیہ اس کائنات کی عظیم امت ہے جیسا کہ پروردگار کائنات نے فرمایا: (كُتِبَ

خَيْرُ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) (آل عمران ۱۱۰) ”تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے

نکالی گئی ہو“۔ اگرچہ اس میں ۲ تراجم ۲ تراکیب کا احتمال ہے۔ لیکن سلف نے زیادہ تر تم بہترین

امت ہو یہی لیا ہے۔ فرمان رسول اللہ ﷺ: ((أَنْتُمْ تَتَمُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا

وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ)) ”تم سترہویں امت ہو اور تم ان میں اللہ کے ہاں سب سے افضل اور

عزت والی ہو“ [ترمذی رقم (۳۰۰۱) حسن عند الألبانی] ایسے ہی حدیث رسول ﷺ ہے:

«أَهْلُ الْجَنَّةِ عَشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفٌّ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ

مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ» [الترمذی، صفة الجنة... (۲۵۴۶) حسن]

”جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گے اسی (۸۰) صفیں امت محمدیہ کی اور چالیس باقی

دوسری امتوں کی ہوں گی۔“

اسی طرح امت محمدیہ میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے ہر ہزار کے ساتھ ستر

ہزار مزید ہوں گے یہ امتیاز کسی اور کو حاصل نہیں۔ [البخاری (۶۵۴۱) و ترمذی (۲۴۳۷)]

انہی بے شمار فضیلتوں میں سے ایک فضیلت وہ ہے جو امام مالک رحمہ اللہ اپنی کتاب موطا میں نقل کرتے

ہیں کہ:



((اَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَثِقُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى أَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ فَكَأَنَّهُ تَقَاصَرِ أَعْمَارُ أُمَّتِهِ أَنْ لَا يَبْلُغُوا مِنَ الْعَمَلِ ، مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِي طُولِ الْعُمُرِ ، فَأَعْطَاهُ اللَّهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ))

”انہوں نے کئی ایک ثقہ اہل علم سے سنا کہ وہ کہتے ہیں بے شک نبی کریم ﷺ کو پہلے لوگوں کی عمریں دیکھائی گئیں یا جو اللہ نے چاہا عمروں کے متعلق دیکھایا، آپ ﷺ نے ان کے مقابلہ میں اپنی امت کی عمریں تھوڑی محسوس کیں کہ دوسری امتیں لمبی عمروں کی وجہ سے زیادہ عمل کر چکی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شب قدر کی رات عطا فرمادی جس کی عبادت ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے“ [مقدمہ مؤطا امام مالک (۱/ ۱۲۲) (۳۳۵)]

یوں اس امت پر ایک باری تعالیٰ کا احسان لیلۃ القدر کی صورت میں ہوا کہ ایک طرف ایک آدمی ۸۳ سال ۴ مہینے عبادت کرے دوسری طرف کوئی صرف اس ایک رات لیلۃ القدر کی عبادت کرے اللہ عزوجل کے ہاں اس ایک رات کی عبادت ۸۳ سال ۴ ماہ یعنی ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل و برتر ہے۔ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ، تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ، سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾

”شب قدر کی عبادت ایک ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔ اس (میں ہر کام) سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرئیل علیہ السلام) اترتے ہیں۔ یہ سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر طلوع ہونے تک رہتی ہے“ سورة القدر (۵۳)

اندازہ لگائیں اس رات کی عظمت کا اس کائنات کی آخری کتاب کی ایک پوری صورت اللہ عزوجل نے اس کی فضیلت کے لیے خاص کر دی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو..... [بقیہ صفحہ نمبر ۹:]



بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقہ و فتاویٰ

أحكام ومسائل



الشیخ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ (شیخ الحدیث)
جامعہ محمدیہ بہاولپور

سوال: فجر کی اذان کے بعد کتنی رکعتیں پڑھنی چاہیے اگر ایک آدمی گھر سے سنتیں پڑھ کر آتا ہے تو کیا وہ مسجد میں آنے کے بعد کچھ وقت پاتا ہے تو کیا دو رکعتیں تحیۃ المسجد فجر کی جماعت سے پہلے پڑھ سکتا ہے۔

(زبیر الرحمن حاصلپور)

الجواب بصون الوهاب

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله اما بعد!

سنت نبوی کی تعلیمات سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ اذان فجر کے بعد رسول اللہ ﷺ نماز فجر کی دو سنتیں ہی ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت حصہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتی ہیں:

((كان رسول الله ﷺ اذا طلع الفجر لا يصلي الا ركعتين خفيفتين))

”رسول اللہ ﷺ جب فجر طلوع ہوتی تو ہلکی سی دو رکعتیں ہی پڑھتے تھے“

(صحیح مسلم صلاة المسافرين ۱۶۷۵)

اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا صلاة بعد الفجر الا سجدة)) ”فجر کے بعد دو رکعتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں“

(ترمذی الصلاة: باب ماجاء لا صلاة بعد طلوع الفجر الا ركعتين: ۴۱۹) الارواء: ۸، ۴)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس پر اہل علم کا اجماع ہے کہ انہوں نے ناپسند کیا ہے کہ کوئی شخص طلوع فجر کے بعد فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ کوئی نماز پڑھے، ان تمام دلائل کا خلاصہ یہ ہے کہ اذان فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ عمومی نوافل پڑھنے جائز نہیں مگر تحیۃ المسجد سبھی نماز ہے جسکی ادائیگی کیلئے الگ



سے تاکید کی حکم ہے کہ تحیۃ المسجد پڑھے بغیر بیٹھنا جائز نہیں جیسا کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

((اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين قبل ان يجلس))

”تم میں سے کوئی ایک مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے“

(بخاری: ۴۴۴۔ مسلم: ۱۶۵۱۔ ابو داؤد: ۴۶۷۔ ترمذی: ۳۱۶۔ نسائی: ۷۲۹۔ ابن ماجہ: ۱۰۱۳)

یعنی جب بھی کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں پڑھے حتیٰ کہ اگر کوئی آدمی جمعہ کے دن دوران خطبہ مسجد میں آئے تو اسے بھی تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں پڑھنے کا حکم ہے۔

(بخاری: ۹۳۱۔ مسلم: ۲۰۱۷۔ ابن ماجہ: ۱۱۱۲)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ گھر سے سنتیں پڑھ کر آنے والا شخص بھی جب تک دو رکعتیں پڑھ نہ لے مسجد میں بیٹھ نہیں سکتا۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال: میت کو دفن کرنے کے بعد سر کی جانب سورت بقرہ کا آغاز اور پاؤں کی جانب سورت بقرہ کی آخری آیات تلاوت کرنا کیسا عمل ہے....؟

الجواب بصون الوهاب

میت کو دفنانے کے بعد ایسا کرنا ثابت نہیں۔ اس سلسلہ میں بیان کی جانے والی روایت ضعیف جداً ہے جیسا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

((اذا مات احدكم فلا تحبسوه واسرعوا به الى قبره وليقرأ عند راسه

فاتحة البقرة وعند رجليه بخاتمة البقرة)) (طبرانی فی المعجم الكبير ۲/۱۲)

”جب تم میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے تو اسکو مت روکو اور اسکو اسکی قبر کی طرف جلدی لے

جاؤ اور اس کے سر کے پاس فاتحہ کا شروع اور قدموں کے پاس بقرہ کے آخر کی تلاوت کی جائے“

اسکی سند ضعیف جداً ہے اسمیں یحییٰ بن عبد اللہ بن الضحاک الباہلی جو کہ ضعیف ہے۔ اور ایوب بن نہیک بھی ہے جس کو ابو حاتم نے ضعیف قرار دیا ہے اور امام ازدی نے متروک کہا ہے۔ اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں اسکو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف ذکر کیا ہے اور یہ روایت بھی ضعیف ہے اسمیں



عبدالرحمن بن العلاء بن الجراح ہے جو کہ مجہول ہے تفصیل کیلئے دیکھیں الضعیفہ (۴۱۴۰) شیخ البانی رحمہ اللہ نے بدع الجنازہ (جنائزہ کی بدعات) کو بیان کرتے ہوئے سورت فاتحہ میت کے سر کے پاس اور بقرہ کی آخری آیات کو تلاوت کرنا بدعت قرار دیا ہے۔ (احکام الجنائز: ۳۱۸)

لہذا جب روایت ہی ثابت نہیں تو میت کے سر ہانے کے پاس فاتحہ اور پاؤں کی جانب سورت بقرہ کا آخری حصہ تلاوت کرنا جائز نہیں، تفصیل دیکھیں۔ (ہدایۃ الرواة: ۲/۲۲۲، ۲۲۳۔ الضعیفہ: ۴۱۴۰)

[بقیہ درس حدیث، صفحہ نمبر: ۶]

جب نوراتیں باقی رہ جائیں یا سات راتیں باقی رہ جائیں یا جب پانچ راتیں باقی رہ جائیں،
بخاری، لیلة القدر (۲۰۲۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”شب قدر کی صبح کو سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی، وہ ایسے ہوتا ہے جیسے تھالی

اور جب چاند نکلتا ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے بڑے تھال کا کنارہ“ مسلم (۷۶۲) (۱۱۷۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”شب قدر آسان اور معتدل رات ہے جس میں نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی۔ اس صبح کا سورج

اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اسکی سرخی مدہم ہوتی ہے“ ابن خزیمہ (۲۳۱/۳) حسن

شب قدر کی مخصوص دعا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

”میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ شب قدر ہے تو میں کیا پڑھوں

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا پڑھو:

((اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي)) ترمذی (۳۵۱۳) صحیح

”اے اللہ تو بہت معاف کر نیوالا ہے معاف کرنا تجھے پسند ہے پس مجھے معاف فرمادے“



آٹھویں قسط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہم قرآن



آئیے قرآن سمجھیں

(سوالاً جواباً)

محمد عظیم حاصل پوری

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ قرآن کی مضبوط آیتیں ان منافقوں کی قلعی کھول دیں گی اور ان کے چھپے ہوئے عیب ظاہر کر دیں گی اور اپنی نورانیت سے انہیں مہبوت کر دیں گی جب ان پر اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں یعنی جب ایمان ان پر ظاہر ہو جاتا ہے تو ذرا روشن دل ہو کر پیروی بھی کرنے لگتے ہیں لیکن پھر جہاں شک و شبہ آیا دل میں کدورت اور ظلمت بھر گئی اور بھونچکے ہو کر کھڑے رہ گئے۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ اسلام کو ذرا عروج ملا تو ان کے دل میں قدرے اطمینان پیدا ہوا لیکن جہاں اس کے خلاف نظر آیا یہ الٹے پیروں کفر کی طرف لوٹنے لگے۔

تفسیر الطبری (۱/۳۴۹)

جیسے سورہ حج میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ

وَأِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ﴾ [سورۃ الحج: ۱۱]

”بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کنارے پر ٹھہر کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اگر بھلائی ملے تو

مطمئن ہو جائیں اور اگر برائی پہنچے تو اسی وقت پھر گئے۔“

سوال: عبادت الہی کا کیا مقصد ہے؟

جواب: کل مخلوقات کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا اور عبادات کا مقصد تقویٰ کا حصول

ہے۔

سوال: اللہ ہی کی عبادت کیوں کی جائے...؟



جواب: جب ساری کائنات کا خالق، رازق، مالک اللہ ہی ہے تو تمام قسم کی عبادات کا مستحق بھی وہی ہے اسی لیے ۲۱ اور ۲۲ نمبر آیات میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت کو بیان کیا گیا ہے اور شرک کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! تمہیں معلوم ہے اللہ کے اپنے بندوں پر کیا حق ہیں؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حق یہ ہیں کہ بندے خاص اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے۔ جب کہ وہ یہ کام کر لیں۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا کہ پھر بندوں کا اللہ پر حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ کرے۔“ بخاری، اللباس (۵۹۶۷)

عبادت صرف اللہ ہی کی کی جائے۔ آپ ﷺ نے اسکی ایک مثال دی فرمایا: جیسے کوئی شخص خاص اپنے مال سے کسی غلام کو خریدے۔ غلام کام کاج کرے اور جو کچھ پائے اسے کسی اور کو دیدے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا غلام ایسا ہو؟ ٹھیک اسی طرح تمہارا پیدا کرنے والا تمہیں روزیاں دینے والا تمہارا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ ہی ہے پس تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ ترمذی، ابواب الامثال (۲۸۶۳) صحیح

سوال: کیا یہ کہنا درست ہے کہ جو اللہ چاہے اور اس کا رسول چاہے...

جواب: یہ کلمہ کہنا تو حید کے منافی ہے کہ ”جو اللہ چاہے اور اس کا رسول چاہے“ بلکہ صرف یہ کہنا چاہیے جو صرف اکیلا اللہ چاہے۔ ایک شخص نے رسول ﷺ سے کہا جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہے۔“ یوں کہہ ”جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے۔“

مسند احمد (۱/ ۲۱۴، ۳/ ۳۳۹) والسلسلة الصحيحة (۱۳۹)

طفیل بن سخبرہ رضی اللہ عنہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوتیلے بھائی) فرماتے ہیں میں نے خواب میں چند یہودیوں کو دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم یہود ہیں۔ میں نے کہا افسوس تم میں بڑی خرابی ہے کہ تم حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا تم بھی اچھے لوگ ہو لیکن



افسوس تم کہتے ہو جو اللہ چاہے اور محمد ﷺ چاہیں۔ پھر میں نصرانیوں کی جماعت کے پاس گیا اور ان سے بھی اسی طرح پوچھا۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ میں نے ان سے کہا افسوس تم بھی مسیح علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا جانتے ہو۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ میں نے صبح اپنے اس خواب کا ذکر کچھ لوگوں سے کیا۔ پھر دربار نبوی میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے بھی واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”کیا کسی اور سے بھی تم نے اس کا ذکر کیا ہے؟“ میں نے کہا ہاں۔ حضور اکرم ﷺ اب کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی اور فرمایا: ”طفیل نے ایک خواب دیکھا اور تم میں سے بعض سے بیان بھی کیا۔ میں چاہتا تھا کہ تمہیں اس کلمہ کے کہنے سے روک دوں لیکن فلاں فلاں کاموں کی وجہ سے میں اب تک نہ کہہ سکا۔ یاد رکھو اب ہرگز ہرگز“ اللہ چاہے اور اس کا رسول چاہے، نہ کہنا بلکہ یوں کہو کہ صرف اللہ تعالیٰ اکیلا جو چاہے“

مسند احمد (۷۲/۵) وابن ماجہ، الکفارات، باب النہی عن ما شاء اللہ
وشئت (۲۱۱۸) والسلسلة الصحيحة (۱۳۸)

ماہ شوال کے چھ روزے

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عمر بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ))

”جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے مہینہ میں چھ روزے بھی رکھے تو وہ ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی مانند ہوگا۔“

مسلم، الصیام، باب استحباب صوم ستة ايام من شوال اتباع

لرمضان (۲۷۵۸)

انتخاب: زیر الرحمن حاصل پوری



بسم اللہ الرحمن الرحیم ماہ رمضان المبارک

تحریر..... محمد عظیم حاصلپوری



فرمان باری تعالیٰ ہے:

”اے اہل ایمان تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے

سورة البقرة (۲/۱۸۳)

ہیں تاکہ تم پر ہیئزگار بن جاؤ“

عربی میں روزے کو ”صوم“ جس کے معنی امساک، روکنے کے ہیں یعنی خاص کاموں اور باتوں سے مقررہ وقت میں مخصوص شرائط کے ساتھ اپنے آپ کو روکنا، دوسرے الفاظ میں کھانے پینے اور بیوی کے پاس جانے اور گناہوں سے بچنے کا نام روزہ ہے۔ سبل السلام (۲/۸۵۹)

روزہ ارکان اسلام میں سے ایک ہے ہر سال مسلمانوں پر ماہ رمضان کے روزے رکھنا فرض ہیں، رمضان المبارک کے روزے دو ہجری کو فرض ہوئے اور نبی کریم ﷺ نے زندگی میں نو برس ماہ رمضان کے روزے رکھے۔

روزے کی فضیلت اور اجر و ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”بنی آدم کے ہر نیک عمل کا ثواب زیادہ کیا جاتا ہے بایں طور کہ ایک نیکی کا ثواب دس سے سات سو گنا تک ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مگر روزہ کہ وہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا کیونکہ وہ اپنی خواہش اور اپنا کھانا صرف میرے لیے ہی چھوڑتا ہے، روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی تو روزہ کھولنے کے وقت اور دوسری خوشی (ثواب ملنے کی وجہ سے) اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت، یاد رکھو روزہ دار کے منہ کی بواللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ لطف اندوز اور پسندیدہ ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی شخص روزہ دار ہو تو وہ نہ فحش باتیں کرے اور نہ بے ہودگی کے ساتھ اپنی آواز بلند کرے اور اگر کوئی (نادان جاہل) اسے برا کہے یا اس سے لڑنے جھگڑنے کا ارادہ کرے تو اسے



چاہتے کہ وہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔“ بخاری، الصوم، باب هل يقول اني صائم اذا شتم (۱۹۰) ومسلم (۲۷۰۷)

گناہوں کی معافی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے ایمان اور احتساب (صرف اللہ سے اجر کی امید) کے ساتھ رمضان کے روزے

رکھے اسکے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے“ بخاری (۱۹۰۱) ومسلم (۷۶۰)

روزے دار کی دعا قبول ہوتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی: ”① روزے دار حتیٰ کہ روزہ افطار کر لے ② عادل حکمران ③ مظلوم کی دعا“

ترمذی، الدعوات فی العفو والعافیۃ (۳۵۹۸)

روزہ چھوڑنے کا گناہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ”نبی اکرم ﷺ نے منبر پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ آمین آمین آمین کہا۔ کسی نے دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ نے منبر پر چڑھتے ہوئے تین دفعہ آمین کہا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلی مرتبہ ”جبریل امین علیہ السلام نے مجھے آکر کہا: جس آدمی نے رمضان کا مہینہ پایا، پھر بھی اس کی بخشش نہ ہو سکی اور نیتاً وہ آگ میں داخل ہو گیا تو اللہ اسے ہلاک و برباد کرے اور اپنی رحمت سے دور کرے۔ (جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ آمین کہیں۔ تو میں نے آمین کہی.....۔“ صحیح ابن حبان (۹۰۷) و صحیح ابن خزيمة (۱۸۸۸) حسن

چاند دیکھ کر روزہ رکھو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور شوال کا چاند دیکھ کر ختم کرو اور

اگر تم پر بادل ہو تو شعبان کی تعداد میں پوری کرو“ بخاری (۱۹۰۹) ومسلم (۱۰۸۱)

چاند دیکھنے کی دعا



حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔
 ((اَللّٰهُمَّ اِهْلِهٖ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ
 اللّٰهُ)) ترمذی، ابواب الدعوات، باب ما یقول عند رؤیة الهلال (۳۴۵۱)
 «اے اللہ! اس چاند کو ہمارے لیے امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کا چاند بنا کر طلوع فرما،
 اے چاند! ہمارا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔»

روزہ کی نیت

فرض روزوں کے لیے ہر روز رات کو طلوع فجر سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے۔
 حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے فجر سے پہلے روزے کی
 پختہ نیت نہ کی تو اس کا روزہ نہیں“ ابو داؤد (۲۱۳) ترمذی (۸۳۰)
 جبکہ فطری روزے کی نیت دن کے وقت بھی کی جاسکتی ہے۔ صحیح البخاری (۱۹۲۴)
 نیت دل سے ہے زبان سے نہیں

نیت کا محل دل ہے نہ کہ زبان اور دل کے ارادے کا نام نیت ہے۔ یہ جو عام کیلنڈروں میں روزے کی
 نیت کے الفاظ لکھے جاتے ہیں۔ (وَبِصَوْمٍ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ) بالکل بے اصل
 ہیں، ان الفاظ کا پڑھنا درست نہیں کیونکہ یہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

سحری کھانا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”سحری کا کھانا کھاؤ، بے شک سحری کے کھانے میں برکت ہے۔“ صحیح البخاری (۱۹۲۳)
 سحری تاخیر سے کھانی چاہئے اذان فجر اور سحری کھانے کا درمیانی وقت تقریباً پچاس آیات (پڑھنے کے
 برابر) کا ہونا چاہئے۔ صحیح البخاری (۱۹۲۱) اگر سحری کھاتے اذان ہو جائے تو فوراً کھانا چھوڑ دینا
 ضروری نہیں بلکہ حسب ضرورت کھایا جاسکتا ہے۔ ابو داؤد (۲۳۵۰) الصحیحۃ (۱۳۹۴)

افطاری کا وقت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ثُمَّ أَتَمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ [البقرہ: ۱۸۷]



”پھر رات تک (اپنے) روزے پورے کرو۔“

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رات آئے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزے کے افطار کا وقت ہو گیا“ صحیح بخاری (۱۹۵۴) افطاری جلد کرنا اور سحری تاخیر سے کھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بیشک ہم انبیاء کا گروہ ہیں ہمیں جلد افطاری کرنے اور تاخیر سے سحری کھانے کا حکم دیا گیا ہے“

الصحيحۃ (۳۷۶/۴) طبرانی کبیر (۱۱۴۸۵)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ جب تک افطار کرنے میں جلدی کریں گے ہمیشہ خیر و عافیت سے رہیں گے“ بخاری (۱۹۵۷) و مسلم (۱۰۹۸) روزہ کھولنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے ((ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ))

”پیاس ختم ہوگئی رگیں تر ہو گئیں اور روزے دار کا اجر ان شاء اللہ ثابت ہو گیا“

ابو داؤد (۲۳۵۷) نسائی فی السنن الکبریٰ (۳۳۲۹)

جس چیز سے چاہو روزہ افطار کرو مگر سنت...!

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ”رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ نماز مغرب سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چھوہاروں سے روزہ افطار کرتے اگر چھوہارے نہ ہوتے تو پانی چند گھونٹ پی لیتے“ ترمذی، الصوم (۹۶۹)

روزہ کھلوانے کا اجر

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے روزے دار کا روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا اجر ملے گا جتنا اجر روزے دار کیلئے ہوگا

اور روزے دار کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہوگی“ ترمذی، الصوم (۶۴۷)



روزہ افطار کرانے والے کو بھی دعا دو

رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس روزہ افطار کیا اور پھر انہیں یہ دعا دی
 ((أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمْ الْإِبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ
 الْمَلَائِكَةُ))

”روزے داروں نے تمہارے ہاں افطاری کی اور نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا اور اللہ کے
 فرشتے تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں“ ابو داؤد (۳۸۵۴) ابن ماجہ (۱۷۴۷)

روزہ میں جائز امور

① دوران روزہ سرمہ لگانا جائز ہے۔ ابن ماجہ (۱۶۷۸) صحیحہ البانی

② حالت جنابت میں سحری کھالینا اور غسل بعد میں کرنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ”رسول
 اللہ ﷺ کو (بعض اوقات) اس حالت میں فجر ہوتی کہ آپ ﷺ جنبی ہوتے سحری کھا لیتے اور پھر
 غسل کرتے“ بخاری (۱۹۲۶) ومسلم (۱۱۰۹)

③ روزے دار مسواک کر سکتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”اگر میں امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا“ (بخاری: ۸۸۷)
 نبی کریم ﷺ کا یہ حکم عام ہے جو روزے دار اور غیر روزے دار کو شامل ہے۔ صحابی رسول فرماتے ہیں
 کہ: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا“

بخاری تعلیقاً (۱۹۳۴)

④ ٹوتھ پیسٹ اگر حلق میں نہ جائے تو روزے دار کیلئے اسے کرنا بھی جائز ہے جبکہ مسواک استعمال
 کرنا سنت رسول ہے۔

⑤ بیوی کا بوسہ لینا بشرطیکہ خود پر کنٹرول ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:
 ”نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی ازواج مطہرات کا) بوسہ لیتے اور بغل گیر ہوتے اور
 آپ ﷺ تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے“ بخاری (۱۹۲۷) ومسلم (۱۱۰۶)



① کسی چیز کو چکھنا جو خلق میں داخل نہ ہو..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ”ہنڈیا یا کسی چیز کا ذائقہ معلوم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بخاری (۱۹۳۰)“

② آنکھ میں سرمہ لگانا یا دوائی کے قطرے ڈالنا..... امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ امام حسن بصری رحمہ اللہ اور امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ روزے دار کیلئے سرمہ لگانے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے“ بخاری (۱۹۳۰)

③ روزہ میں بھول کر کھالینا..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو روزہ دار بھول کر کچھ کھاپی لے تو (اسے چاہیے) کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پیلایا ہے“ بخاری (۱۹۳۳) و مسلم (۱۱۵۵)

④ گرمی کی وجہ سے روزے میں غسل کرنا..... ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی بہا رہے تھے اور روزے دار تھے“ ابوداؤد (۲۳۶۵)

⑤ سبکی یا چھپنے لگوانا..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام میں اور روزے کی حالت میں چھپنا لگوا یا“ بخاری (۱۹۳۸)

ناجائز امور

① ناک میں پانی چڑھانا اور کلی کرنے میں مبالغہ کرنا: حضرت تقیہ بن صبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وضو اچھی طرح پورا کرو اور ناک میں اچھی طرح پانی چڑھاؤ مگر روزہ کی حالت میں (ایسا نہ کرو)“ ابوداؤد (۲۳۶۶) ترمذی (۷۸۸)

② جھوٹ، غیبت، فحش باتیں، گالی گلوچ، لڑائی اور تمام برے افعال..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو (روزہ دار) جھوٹ بولنا اور اس کے مطابق عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کا کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی پروا نہیں“ بخاری (۱۹۰۳)

③ استقبال رمضان کے روزے رکھنا بھی درست نہیں۔ بخاری (۱۹۱۴)



روزہ توڑنے والے امور

① جان بوجھ کر کھانا، پینا۔ بخاری (۱۸۹۴)

لیکن بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ بخاری (۱۹۳۳) مسلم (۱۱۵۵)

② جماع کرنا۔ بخاری (۱۹۳۶)، مسلم (۱۱۱)

اس کا کفارہ یہ ہے کہ: ایک گردن آزاد کرنا اس کی طاقت نہیں تو دو ماہ کے پے درپے روزے رکھنا اگر

اس کی بھی طاقت نہیں تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا۔ بخاری (۱۹۳۶) مسلم (۱۱۱۱)

③ جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جسے روزے کی حالت میں قے آجائے اس پر قضا نہیں اگر جان بوجھ کر قے

کرے تو قضا دے“ ابو داؤد (۲۳۸۰) ترمذی (۷۱۶) صحیحہ البانی

④ حیض (اور نفاس) کے شروع ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ بخاری (۱۹۵۱)

چند متفرق مسائل

۱..... حاملہ اور بچے کو دودھ پلانے والی اگر کمزوری محسوس کرتی ہے اور روزہ اس پر گراں گزرتا ہے تو وہ

روزہ چھوڑ سکتی ہے لیکن دوبارہ اسے قضا دینی ہوگی۔

۲..... دوران سفر اللہ تعالیٰ نے روزہ چھوڑنے اور بعد میں اس کی قضا میں آسانی پیدا کی ہے اگر سفر

آدمی کے لیے مشقت اور گراں ہے تو وہ روزہ چھوڑ دے اور اگر سفر میں ایسا معاملہ نہیں جیسا کہ دور

حاضر میں ٹرانسپورٹ کی سہولیات میں آسانیاں ہی آسانیاں ہیں ایسے حالات میں کوئی روزہ رکھ لیتا

ہے تو اس پر کوئی عیب نہیں۔

۳..... مریض روزہ چھوڑ سکتا ہے البتہ تندرستی کے بعد اسے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا دینا ہوگی اور

اگر روزے رکھے بغیر فوت ہو گیا تو ان روزوں کی قضا اس کے ورثاء پر ہوگی۔

۴..... ایسا بوڑھا آدمی جو روزہ نہیں رکھ سکتا یا ایسا آدمی جس کے لیے کوئی ایسی بیماری ہو جس میں اسے



بار بار میڈیسن استعمال کرنی پڑتی ہو تو ایسا آدمی روزہ چھوڑ سکتا ہے یہاں تک کہ تندرست ہو جائے تو ان روزوں کی قضا دے دے اور اگر بوڑھا ہے جو قضا بھی دینے کی قدرت نہیں رکھ سکتا تو وہ ہر روزہ کے بدلے کسی ایک مسکین کو کھانا کھلا کر کفارہ ادا کر سکتا ہے۔

۵..... ہر ماہ ایام مخصوصہ میں جاری ہونے والے خون کو حیض اور ایسی عورت کو حائضہ کہتے ہیں اور ولادت کے بعد عموماً چالیس دن تک جو خون جاری ہوتا ہے اسے نفاس کہا جاتا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں عورت کو حکم ہے کہ وہ نہ روزے رکھے اور نہ نماز پڑھے البتہ پاکی کے بعد عورت نمازوں کی قضا نہیں دے گی لیکن روزوں کی قضا دے گی۔

۶..... نفلی روزہ کسی دعوت کی وجہ سے کھولا جاسکتا ہے اس پر کوئی کفارہ اور قضا نہیں پڑتی۔
۷..... روزہ کی حالت میں اگر احتلام کے ذریعے انزال ہو جائے یا ندی وغیرہ خارج ہو جائے تو اس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

۸..... معتکف مسجد سے باہر نہ جائے لیکن کسی سخت حاجت کے وقت مسجد سے باہر جاسکتا ہے۔

قیام اللیل (نماز تراویح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بالجزم حکم تو نہیں دیتے تھے البتہ قیام رمضان کی ترغیب دلایا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ”جس نے ایمان کے ساتھ اور اجر و ثواب کی امید سے قیام رمضان (نماز تراویح) میں شرکت کی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں“

ترمذی، الصوم، باب الترغیب فی قیام رمضان وما جاء فیہ من الفضل (۸۰۸) ومسلم (۷۵۹)
نماز تراویح کی رکعتوں کی تعداد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: ”رمضان اور غیر رمضان میں نبی پاک ﷺ (رات کی نماز) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے“ بخاری (۱۱۴۷) ومسلم (۷۳۸)

اعتکاف

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: ”نبی پاک ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے حتیٰ کہ



آپ ﷺ وفات پا گئے“ بخاری (۲۰۲۶) و مسلم (۱۱۷۲)

اعتکاف دس دن، بیس دن یا جتنا وقت بآسانی میسر ہو کیا جاسکتا ہے اعتکاف بیٹھنے کی جگہ صرف مسجد ہے، خواہ مرد بیٹھیں یا عورتیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسْجِدِ﴾

”اور تم مساجد میں اعتکاف کرنے والے ہو“ سورة البقرة (۱۸۷/۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: ”نبی پاک ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے حتیٰ کہ آپ ﷺ وفات پا گئے پھر آپ ﷺ کی بیویاں اعتکاف کرتی تھیں“ بخاری (۲۰۲۶)

اعتکاف کیلئے مسجد میں خیمہ لگانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: ”نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے میں آپ ﷺ کیلئے (مسجد میں) ایک خیمہ لگا دیتی اور آپ ﷺ صبح کی نماز ادا کرتے اس میں داخل ہو جاتے“ بخاری (۲۰۳۳) و مسلم (۱۱۷۳)

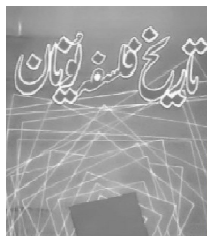
صدقہ فطر (فطرانہ)

ماہ رمضان میں کوتاہی یا کمی وغیرہ ہو جاتی ہے تو اس کی تلافی کیلئے صدقہ الفطر لازم کر دیا گیا ہے۔ ہر مسلمان پر یہ صدقہ عید سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

”فرض قرار دیا رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کہ وہ جو روزہ میں لغوا و فحش بات ہو گئی ہو اس کا کفارہ ہے اور مساکین کیلئے خوراک ہے جو نماز عید الفطر سے پہلے ادا کرے وہ صدقہ فطر قبول اور جو بعد میں ادا کرے وہ عام صدقہ ہے“ ابو داؤد، الزکاة، باب زکاة الفطر (۱۶۰۹)

صدقہ الفطر کی مقدار کیا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر مقرر فرمایا ہے کہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا ہر مسلمان پر فرض ہے“ بخاری (۱۵۰۳) و مسلم (۹۸۴)

فائدہ: ایک صاع تقریباً ۱۸۰۰ گرام کا ہوتا ہے، بہتر ہے کہ کوئی جنس نکالی جائے لیکن اس کی قیمت ادا کرنا بھی جائز ہے۔



یونانیوں کی چند باتیں

جزل نالج



تحریر..... ڈاکٹر بلال اشفاق (حاصل پور)

قدیم یونانی کون تھے؟

قدیم یونانی (Greeks) وہ لوگ تھے، جو یونان میں تقریباً 3,500 سال قبل رہتے تھے مگر وہ صرف یونان میں ہی نہیں رہتے تھے بلکہ شمال اور جنوب کے ایسے علاقوں میں بھی رہتے تھے، جنہیں اب ہم یلغار یہ اور ترکی کہتے ہیں۔ کچھ دوسرے یونانی بحیرہ آئجین (Aegen Sea) کے چھوٹے چھوٹے چٹانی جزائر میں رہتے تھے۔

☆ بہت سے یونانیوں نے شمالی افریقہ، ترکی، اٹلی اور فرانس کی جانب سمندری سفر کیا۔ وہاں انہیں محفوظ ٹھکانے ملے۔ انہوں نے نئے گھر اور شہر آباد کیے اور کاشت کاری کے لیے زمین کے بڑے بڑے قطعے صاف کیے۔

☆ یونانی بہت باصلاحیت تھے۔ ان کے قوانین بہترین اور افواج طاقت ور تھیں۔ انہوں نے بہت خوب صورت مندر اور تھیٹر بنائے، جہاں تقریباً 17 ہزار تماشاخیوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہوتی تھی۔ وہ بڑے مفکر، فن کار اور کھیلوں میں مشاق تھے۔

کیا یونان ایک بڑا اور خوشحال ملک تھا؟

قدیم یونان ایک ملک نہیں تھا، جیسا کہ آج کل ہے۔ یہ مختلف ریاستوں سے مل کر بنا ہوا تھا۔ یہ ریاستیں اونچے پہاڑوں، گہری وادیوں اور سمندر کی وجہ سے ایک دوسری سے جدا جدا تھیں۔ یونانی ریاستیں شہروں سے بڑی نہیں ہوتی تھیں مگر ہر ایک کے اپنے اپنے قوانین اور افواج تھیں۔ ان میں سے اکثر کا آپس میں جھگڑا رہتا تھا۔ ایتھنز (Athens) ان میں سے سب سے بڑی شہری ریاست تھی۔

شہری اپنے اختیارات کہاں استعمال کرتے تھے؟

ایتھنز میں تمام بالغ مرد شہریت کے حامل تھے، جب کہ غلام اس سے محروم تھے۔ شہری اپنے سرکاری عہدے داروں کو چن سکتے تھے اور نئے قوانین کے حق یا مخالفت میں ووٹ دے سکتے تھے۔ شہری، مجلس



عامہ (Assembly) میں رائے بھی دے سکتے تھے۔ شہری مجلس کھلی فضا میں ایک بہت بڑا اجتماع ہوتا تھا جہاں لوگ کھڑے ہو کر حکومت کو اپنی تجاویز پیش کرتے تھے۔

☆ ہر مجلس میں کم از کم 6 ہزار شہریوں کی موجودگی ضروری ہوتی تھی۔ تمام شہری ایتھنز کی ایک پہاڑی کی ڈھلوان پر جمع ہوتے اور ووٹ دینے کے لیے ہاتھ کھڑے کرتے تھے۔

آبی گھڑی کہاں استعمال ہوتی تھی؟

یونانی شہری جب مجلس میں اظہار خیال کرتے تھے تو انہیں سست کلامی کی اجازت نہیں تھی۔ ہر بولنے والے کا وقت مقرر تھا جو آبی گھڑی سے ناپا جاتا تھا۔ جب پانی کے برتن سے آخری قطرہ گر جاتا تو بولنے والے کا وقت ختم ہو جاتا تھا۔ پھر اسے مجبوراً خاموش ہونا پڑتا تھا۔

اوپیکس کیوں منعقد کیے جاتے تھے؟

اوپیکس (Olympics) کھیل ایک مذہبی تہوار کا حصہ تھے جو دیوتاؤں کے بادشاہ زیوس (Zeus) کی شان میں منعقد کئے جاتے تھے۔ ہر چار سال بعد 20,000 تماشائی مشاق کھلاڑیوں کو بھاگتے، مکا بازی کرتے، کشتی لڑتے اور رتھوں کی دوڑ کے مقابلے دیکھنے کے لیے اولیمپیا (Olympia) کے مقام پر جمع ہوتے تھے۔ ان کھیلوں میں سب سے مشکل ترین مقابلہ پینٹ تھلان (Pentathlon) تھا۔ اوپیکس مقابلوں میں کھلاڑیوں کو پانچ مختلف کھیلوں میں حصہ لینا ہوتا تھا جو لمبی چھلانگ، دوڑ، کشتی، تھالی پھینکانا اور نیزہ پھینکانا ہے۔

☆ اوپیکس میں تمام کھلاڑی ننگے شرکت کرتے تھے یونانیوں کو اپنے جسم کی بناوٹ پر فخر تھا اور اسے دیکھانے میں انہیں کوئی ہچکچاہٹ نہ تھی۔

سب سے پہلی میراتھن میں کس نے دوڑ لگائی؟

490 قبل مسیح میں یونانیوں نے میراتھن (Marathon) کے مقام پر ایک جنگ جیتی تھی۔ یہ مقام ایتھنز سے 42 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ فیڈی پیڈز (Pheidippides) نامی ایک یونانی سپاہی اپنے شہریوں کو خوشخبری سنانے کے لیے میراتھن کے مقام سے ایتھنز تک بھاگتا ہوا گیا لیکن بد قسمتی سے اس طویل دوڑ نے اسے بے حد تھکا دیا اور وہ بے چارا ایتھنز پہنچ کر گر اور مر گیا۔



فرقہ بندی اجتماعیت کی ضد ہے!

مولانا محمد یعقوب خان رحمہ اللہ ۱۹۱۶ء / ۱۹۹۳ء

فرقہ قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں موج ہے دریا میں بیرون دریا کچھ نہیں

خالق کون و مکاں نے بنی نوع انسان کو گونا گوں صلاحیتوں سے سرفراز فرما کر ممتاز حیثیت عطا فرمائی ہے۔ ازاں جملہ تکوینی و تدبیری صلاحیت کو اگر بنی نوع انسان کا امتیازی طغری کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ قال اللہ تبارک و تعالیٰ: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ ”یعنی اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو۔“

اللہ جل و علا کے اس فرمان ذی شان کے فلسفہ پر غور کرنے سے ہمیں یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ انسان کسی کام کو انفرادی طور پر خواہ کیسی ہی خوش اسلوبی سے پایہ تکمیل تک پہنچائے، اس کا اثر و نفوذ اس کی ذات تک محدود رہے گا یا کم و بیش کچھ لوگوں کو متاثر کرے گا۔ اور بس دریں صورت انفرادی طور کیا ہوا کام کسی بھی شکل میں عالم گیر حیثیت کا حامل نہیں ہوگا۔ لیکن جس کام کو اجتماعی و ارتباطی طور پر سعی نامتہاں سے منزل اختتام تک پہنچایا جائے گا، اس کا اثر و نفوذ ایک معاشرے پر پڑے گا۔ متاثرہ معاشرہ، پہلے معاشرے کی تقلید و اتباع کرنے اور لیلائے مرام سے ہم کنار ہونے کے لیے مجبور ہو جائے گا۔ اور تنگ و دو کی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی کوشش کرے گا۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ وہ کام (تحریک) عالم گیر حیثیت کی حامل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عالم گیر دین بنایا ہے، اس لیے اس کے احکام و ارکان کی تکمیل زمرہ مومنین پر اجتماعی شکل میں ضروری و لازماً قرار دی ہے۔

قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی انقیادی عزیمت نے احکام و ارکان اسلام کو کچھ ایسی خوش اسلوبی سے اجتماعی طور پر ادا کیا کہ اسلام قلیل مدت میں عالم گیر دین بن کر تمام روئے زمین پر پھیل گیا۔ انہوں نے یہ ارتقائی منازل بوجہ ربط ملت برق رفتاری سے طے کیں۔ پھر کیا تھا؟ اس تحریک کے ماتحت عظیم الشان سلطنت تھی اور سب کچھ میسر۔



فرقہ بندی ضد جمیعاً ہے۔ جیسے قرونِ اولیٰ کا زمانہ بعید ہوتا گیا۔ قومِ مسلم سے ربط و اجتماعیت کی نعت اٹھتی چلی گئی۔ اور لوگ جمیعاً کی غلط تعبیر 'فرقہ بندی' سے کرنے والا ہے۔ حتیٰ کہ نوبت بدایں جا رسید مسلم شناسائے مسلم بھی نہ رہا۔

بدلے یک رنگی کے یہنا آشنائی ہے غضب

ایک ہی خرمن کے دانوں میں جدائی ہے غضب

فرقہ بندی نے ملت کو افراد میں تقسیم کر دیا ہے۔ اور ہر فرد بزعیم خویش اپنے تئیں ملت تصور کرتا ہے یہاں تک کہ جذب و ربط کا مادہ ختم ہو گیا ہے۔ بحر بے کراں جد اول میں بٹ گیا ہے۔ ذلت ہے۔ رسوائی ہے۔ غلامی ہے۔ گدائی ہے۔ فانا للہ و انا الیہ راجعون

گھڑی کیا کہتی ہے؟ میاں ضیاء الرحمن (مظفر آباد)

جب ① بجتا ہے: گھڑی کہتی ہے اللہ ایک ہے

جب ② بجتے ہیں: گھڑی کہتی ہے دو کی اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی

جب ③ بجتے ہیں: گھڑی کہتی ہے ہر ماہ چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ کو تین روزے رکھو

جب ④ بجتے ہیں: گھڑی کہتی ہے ابوبکر، عمر، عثمان علی سب جنتی ہیں

جب ⑤ بجتے ہیں: گھڑی کہتی ہے ہر دن اور رات میں مسلمانوں پر پانچ نمازیں فرض ہیں

جب ⑥ بجتے ہیں: گھڑی کہتی ہے خلق السموات والارض فی ستۃ ایام

جب ⑦ بجتے ہیں: گھڑی کہتی ہے سات ایسے لوگ ہیں جن کو اللہ کے عرش کا سایہ نصیب ہوگا

جب ⑧ بجتے ہیں: گھڑی کہتی ہے جنت کے دوازے آٹھ ہیں

جب ⑨ بجتے ہیں: گھڑی کہتی ہے رحمت عالم ۹ ربیع الاول کو پیدا ہوئے

جب ⑩ بجتے ہیں: گھڑی کہتی ہے آپ ﷺ پر ایک مرتبہ دور پڑھنے سے دس رحمتوں کا نزول ہوتا ہے

جب ⑪ بجتے ہیں: گھڑی کہتی ہے کہ آپ ﷺ نے رمضان اور غیر رمضان ۱۱ رکعات تراویح پڑھی۔

جب ⑫ بجتے ہیں: گھڑی کہتی ہے کہ رحمت عالم ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو دنیا فانی کو چھوڑ کر چلے گئے۔

چوتھی قسط

ابا باجی عبداللہ گوردا سپوری

تحریر..... محمد سہیل احمد گوردا سپوری

بابا جی فرمایا کرتے تھے کہ قیام پاکستان کے وقت ہونے والے ہنگاموں میں جب سکھوں نے مولانا امرتسریؒ کے گھر پر حملہ کیا اور گھر کو آگ لگا دی تو اُن کا کتب خانہ بھی جل کر راکھ ہو گیا۔ وہ بڑی مشکل سے اپنی جان بچا کر گھر سے باہر آئے تو اس وقت ڈاکٹر سیف الدین کچلو مرحوم نے مولانا امرتسریؒ کی بڑی مدد کی پھر ان حالات میں پاکستان کی طرف ہجرت کی اور پھر گوجرانولہ میں آکر مولانا اسماعیل سلفیؒ کی مسجد میں قیام کیا اور پھر وہاں سے سرگودھا چلے گئے اور وہیں پر ہی 1948ء میں وفات پائی۔ (تفصیلی حالات مولانا امرتسریؒ پر لکھی گئی کتب میں دیکھ لیں) بابا جی کو یہ اعزاز بھی حاصل کہ انہوں نے مولانا اسماعیل سلفیؒ کے ساتھ مل کر مولانا امرتسریؒ کے جنازہ میں بھی شرکت کی اور ایک ہفتہ تک وہاں قیام پذیر رہے۔ (یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا)

وہ جب مولائے میر، سبحانِ ہند مولانا ابراہیم میرسیا لکوٹی کے ساتھ رہے تو اُن سے قرآن پاک کی تفسیر پڑھی کیونکہ وہ ہر سال رمضان میں علماء کو قرآن پاک کی تفسیر پڑھایا کرتے تھے اور جتنے بھی علماء اُن کے پاس آتے اُن کی سحری و افطاری کا انتظام بھی ہمیشہ میرسیا لکوٹی کے گھر میں ہی ہوتا تھا۔ مولانا حافظ ابراہیم میرسیا لکوٹیؒ جس کی مثال برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں ملنا شاید ناممکنات میں سے ایک ہے کیونکہ میر صاحبؒ نے اس برصغیر پاک و ہند کی گیارہ سو سالہ اسلامی تاریخ کے اندر ایک منفرد اعزاز حاصل کیا تھا کہ انہوں نے صرف ایک ماہ میں قرآن پاک حفظ کیا۔ خود مولانا میرسیا لکوٹیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں قرآن پاک لے کر عید گاہ میں چلا جاتا تھا روزانہ شام تک ایک پارہ یاد کر کے رات کو نماز تراویح میں سنا دیا کرتا تھا رمضان کے تیس روزے اور قرآن کے تیس پارے میں نے اسی طرح حفظ کر لیے۔ اور یہ مولانا میرسیا لکوٹیؒ کی کرامت ہے اور اُن کی والدہ کی دعا کا نتیجہ ہے۔ زندگی کے آخری ایام تک قرآن وحدیث کی سر بلندی کے لیے اپنا تن من دھن قربان کئے رکھا۔ بابا جی فرمایا



کرتے تھے کہ جب میں میرسیالکوٹی صاحب کے پاس پڑھتا تھا تب ایک بار ہماری ملاقات ڈاکٹر علامہ محمد اقبال مرحومؒ سے بھی ہوئی۔ ملاقات کے دوران علامہ اقبال مرحومؒ نے اپنا تازہ کلام نظم کی صورت میں ہمیں سنایا اور پھر اکٹھل کر چائے بھی پی۔

میں نے اپنی زندگی میں یہ بھی دیکھا ہے کہ باباجیؒ چائے میں زعفران ڈال کر پیا کرتے تھے میں نے ایک بار پوچھا تو فرمانے لگے چائے میں زعفران ڈال کر پینے سے دماغی قوت تیز ہوتی ہے، میں نے پوچھا باباجیؒ وہ کیسے اور آپ کو کس نے بتایا؟ فرمانے لگے ایک بار مولانا داؤد غزنویؒ مرحوم مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم سے ملنے گئے اور جاتے ہوئے مجھے بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ مولانا آزاد مرحوم باہر لان میں بیٹھ کر چائے پی رہے تھے اور وہ چائے میں زعفران ڈال کر پیا کرتے تھے اور میں نے بھی اُن سے یہی بات پوچھی تو اُنہوں نے فرمایا تھا کہ چائے میں زعفران ڈال کر پینے سے حافظہ تیز ہوتا ہے۔ اس طرح باباجیؒ کو مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کے ساتھ بیٹھ کر چائے پینے کا اعزاز بھی حاصل تھا۔

باباجی گورداسپوریؒ، قاضی سلیمان سلمان منصور پوریؒ کے بھی روحانی جانشین تھے کیونکہ وہ بٹالہ ضلع امرتسر میں جس مدرسہ سے وہ فارغ التحصیل تھے وہ قاضی سلیمانؒ کا ہی جاری کردہ مدرسہ تھا۔ جہاں اُن کے اُستاد مولانا عطاء اللہ شہید جیسی عظیم ہستی تھی۔ ڈاکٹر خالد ظفر اللہ صاحب (سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج سمندری) ڈاکٹر بہاء الدین کی کتاب تاریخ اہل حدیث جلد دوم زیر اہتمام مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔۔ استادی شاگردی شاید عمل مکافات میں سے ہے جناب ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کے والد گرامی جن کی جدائی کا زخم ابھی تازہ تازہ ہے، بقیۃ السلف، بابائے تبلیغ حضرت مولانا محمد عبداللہ گورداس پوری (7 مئی 2012ء) رحمہ اللہ ورحمۃ واسعۃ راقم السطور کے دادا جان حضرت مولانا عطاء اللہ شہید (1947ء) کے شاگرد رشید تھے۔ (تفصیلات کے لیے محمد اسحاق بھٹی، کاروان سلف، مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد، 2003ء، ص 71-72)

باباجی گورداسپوریؒ، مولانا سید داؤد غزنویؒ کے بھی روحانی جانشین تھے کیونکہ بوریا والا شہر کی جس مسجد میں آکر باباجی گورداسپوریؒ نے اپنی عمر عزیز کے 63 سال گزار دیے تھے اُس میں جو مدرسہ



دینی تعلیم کے لئے 1956ء میں جاری کیا تھا اُس کا افتتاح مولانا سید داود غزنویؒ بحیثیت امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے ہی کیا تھا۔ اور تین روزہ سالانہ کانفرنس منعقدہ بوریا والا میں اکثر جمعۃ المبارک کا خطبہ بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

بابا جی گورداسپوریؒ مولانا اسماعیل سلفیؒ کے بھی روحانی فرزند تھے اور اکثر کہا کرتے تھے کہ ایک بار جب مولانا اسماعیل سلفیؒ اور گوجرانوالہ کی جماعت اہل حدیث کے درمیان ناچاقی ہو گئی تو بات مولانا ابراہیم میرسیالکوٹیؒ کے پاس پہنچی میر صاحبؒ گوجرانوالہ تشریف لائے ایک طرف مولانا اسماعیل سلفیؒ جیسی شخصیت اور دوسری طرف گوجرانوالہ کی جماعت اہل حدیث، میرسیالکوٹیؒ نے دونوں طرف کی باتیں سنی پھر فرمایا اسماعیلؒ میں تم کو یہاں بیٹھا کر جا رہا ہوں اب یہاں سے تمہارا جنازہ ہی نکلے۔ اور ساتھ ہی گوجرانوالہ کی جماعت اہل حدیث کے لوگوں کو فرمانے لگے کہ لوگو یاد رکھنا میں تم کو ایک ہیرا دے کر جا رہا ہوں اس کی قدر کرنا۔ اور پھر وہ دن بھی آیا کہ اس کائنات نے دیکھا کہ مولانا اسماعیلؒ کا جنازہ گوجرانوالہ شہر سے ہی نکلا۔ چشمِ فلک نے دیکھا کہ جب مولانا اسماعیل سلفیؒ کا جنازہ اُٹھا تھا تو اخبار والوں نے لکھا تھا کہ بہت سے لوگوں کے جنازے دیکھے لیکن کالج کے طلباء کو صرف مولانا اسماعیل سلفیؒ کے جنازے پر روتے دیکھا ہے۔ (دوست احباب، خصوصاً گوجرانوالہ کی جماعت اہل حدیث جانتی ہے کہ جس دن مولانا اسماعیلؒ کا جنازہ اُٹھا اُس دن شہر کے اندر لاتعداد اہل حدیث افراد اور مساجد موجود تھیں اور یہ سب مولانا اسماعیل سلفیؒ کی محنت و اخلاص کا نتیجہ تھا) بابا جی فرمایا کرتے تھے کہ جس دن سے مولانا اسماعیل سلفیؒ نے مجھے یہ بات بتلائی تھی میں نے بھی اپنے دل میں یہ عہد کر لیا تھا کہ میرا بھی جنازہ جب نکلے تو بوریا والا شہر کی مرکزی جامع مسجد اہل حدیث میں سے ہی نکلے۔ ایک بار فرمانے لگے کہ میں مولانا اسماعیل سلفیؒ کو ملنے کے لئے گوجرانوالہ گیا ملاقات ہوئی چائے وغیرہ پی تو مولانا سلفیؒ نے اپنی مسجد کے خادم سے کہا کہ بازار جاؤ اور مولانا عبداللہؒ کے لئے تمباکو والا پان لگو لاؤ اور ایک بیٹھا پان میرے لئے بھی لیتے آنا، خادم چلا گیا واپسی پر اُس نے غلطی سے مولانا سلفیؒ والا پان مجھے دے دیا اور میرا پان سلفیؒ کو دے دیا۔ اُنہوں نے پان منہ میں رکھا تھوڑا سا ابھی کھایا ہی تھا کہ فوراً اُٹھ کر مسجد کی ٹونیوں کی طرف بھاگے جا کر پان کو منہ سے نکالا اور کلی کر کے واپس آ کر کہنے لگے مولانا



لگتا ہے پان تبدیل ہو گئے ہیں میں نے کہا مولانا واقعی ایسا ہی ہے مجھے بھی پان کھا کر کچھ مزا نہیں آرہا باباجی گورداسپوریؒ، روپڑی خاندان کے بھی قریبی ساتھیوں میں سے ایک تھے۔ اور کبھی کبھی مجھے فرمایا کرتے تھے کہ میں اور حافظ عبدالقادر روپڑیؒ ایک بار جہلم کے قریب ایک جگہ تقریر کرنے کے لئے گئے میں وہاں پہلی بار گیا تھا اور حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کا اس وقت جماعت میں ایک مقام تھا۔ میں نے تقریر شروع ہی کی تھی کہ حافظ صاحب تشریف لے آئے، لوگوں نے آوازیں دینا شروع کر دی کہ حافظ صاحب کو خطاب کرنے دیں، میں اپنی تقریر ختم کرنے لگا ہی تھا کہ حافظ صاحب جلدی سے مائیک پر آئے اور کہا کہ جب تک مولانا عبداللہ گورداسپوریؒ اپنی تقریر مکمل نہ کر لیں تب تک میں خطاب نہیں کرونگا۔ مجمع میں سناٹا چھا گیا پھر میں نے دو گھنٹے تقریر کی پنڈال نے ذوق و شوق سے میری تقریر کو سنا اور پسند بھی کیا اور پھر میں کئی سال تک وہاں سالانہ جلسے میں جایا کرتا تھا۔ کیونکہ لوگ جانتے ہیں جب باباجیؒ اپنے مخصوص انداز میں تقریر کرتے تھے تو پھر ایک سماں بند جاتا تھا اور کوئی بھی انسان اُن کی تقریر سے محظوظ ہوئے بناء نہیں رہ سکتا تھا اور ویسے بھی آج سے کئی سال پیشتر باباجیؒ کی تقاریر کے بارے میں جماعت اہل حدیث کے عظیم شاعر سعید الفت مرحومؒ نے باباجی گورداسپوریؒ پر ایک نظم بھی لکھی تھی، جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

رواجاندا اے ہساجاندا اے مجمع تے قابو پا جاندا اے

تقریر اپنی دے جدوں وٹ کھول دا اے پتہ لگدا اے بابا بول دا اے

باباجی گورداسپوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ یہ حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کا بڑا پن اور چھوٹوں پر اُن کی شفقت تھی جو آج کل کے علماء کرام میں دور دور تک نہیں ہے۔

باباجی گورداسپوریؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے بھی ساتھیوں میں سے تھے کیونکہ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جو مجلس احرار اسلام کے عظیم راہنما تھے جن کی ساری عمر قادیانیوں کا تعاقب کرتے گزر گئی۔ فرمایا کرتے تھے کہ شاہ جیؒ اور میں بٹالہ کی حوالات میں بھی بند ہوا کرتے تھے کیونکہ شاہ جیؒ کا موضوع بھی قادیانیت کی تردید ہوتا تھا اور میں بھی فاتح قادیانؒ کا شاگرد تھا اور مرزا نیوں سے چھیڑ چھاڑ ہوتی رہتی تھی۔ باباجی گورداسپوریؒ، فرمایا کرتے تھے کہ شاہ جیؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ



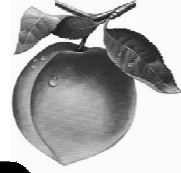
کو اباجان کہہ کر مخاطب کیا کرتے تھے کیونکہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے بیٹے کا نام بھی عطاء اللہ تھا جو کہ قیام پاکستان کے موقع پر ہونے والے ہنگاموں میں شہید ہو گیا تھا۔ اس نسبت سے شاہ جیؒ مولانا کو اباجی کہا کرتے تھے۔ اور ویسے بھی شاہ جیؒ پر جب بھی انگریز حکومت کی طرف سے کوئی مقدمہ بنتا تھا تب اکثر مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ہی صفائی کے گواہ کے طور پر پیش ہوتے تھے۔ شاہ جیؒ اکثر مولانا امرتسریؒ کی کتب حوالہ جات کے لیے لے جایا کرتے تھے۔ (میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ مولانا امرتسریؒ کا کتب خانہ اُس دور میں ایک نایاب کتب خانہ تھا جس میں مذاہب باطلہ کے بارے میں ہزاروں کی تعداد میں کتب موجود تھیں لیکن صد افسوس صد افسوس کے مولانا امرتسریؒ کا کتب خانہ قیام پاکستان کے وقت ہونے والے ہنگاموں میں جلادیا گیا تھا)

فرمایا کرتے تھے کہ شاہ جیؒ سے بڑا خطیب آج تک ہندوستان کی اسلامی تاریخ کے اندر پیدا نہیں ہوا، کیونکہ شاہ جیؒ رات کو عشاء کی نماز کے بعد خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوتے اور فجر کی اذانیں ہو جاتی تب شاہ جیؒ کا خطاب ختم ہوتا تھا۔ آٹھ آٹھ گھنٹے تک شاہ جیؒ کا خطاب جاری رہتا تھا شاہ جیؒ کا خطبہ جمعہ 4 گھنٹے کا ہوتا تھا اور جب شاہ جیؒ قرآن پڑھتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ابھی آسمان سے نازل ہو رہا ہے (شاہ صاحب کے خطبہ جمعہ کے بارے میں بابا جیؒ کا ایک تفصیلی مضمون نقیب ختم نبوت ملتان میں شائع ہوا تھا اگر وہ مجھے کہیں سے مل گیا تو انشاء اللہ آپ حضرات کی خدمت میں پیش کروں گا کیونکہ بابا جیؒ خود بھی اُس خطبہ جمعہ میں موجود تھے) فرمایا کرتے تھے کہ ایک بار میں اور شاہ جیؒ اکٹھے ملتان جیل میں تھے تو دن کے وقت جب ہم کو اپنی بیرکوں سے باہر آنے کی اجازت ملتی تب شاہ جیؒ صحن میں آکر بیٹھ جاتے اور سب احباب کو اپنے ہاتھوں سے پان لگا کر دیا کرتے تھے کیونکہ شاہ جیؒ کے پاس جو بھی ملاقات کے لیے آتا وہ پان ضرور لے کر آتا تھا۔ اور شاہ جیؒ سب کو اپنے ہاتھوں سے پان لگا کر دیا کرتے تھے۔ اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے کہ بابا جیؒ فرماتے تھے کہ جب ہم تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں ملتان جیل میں قید تھے، تب میں نے ایک دن شاہ جیؒ سے کہا کہ مجھے جیل کا کھانا ہضم نہیں ہوتا تو شاہ جیؒ فرمانے لگے مولانا اپنے پان میں کتھے اور چونے کا تناسب تبدیل کر لیں، پھر طبیعت ٹھیک رہا کرے گی انشاء اللہ (جاری ہے.....)



نراشے

آڑو کے چند فوائد



میاں شہباز شاکر (حال مقیم سعودی عرب)

انٹرنیٹ سے انتخاب

- آڑو آپ کے وزن کو قابو میں رکھنے کے لیے ایک بہترین پھل ہے۔
- آڑو کھانے سے مدافعتی نظام کو مضبوط بنانے میں مدد ملتی ہے۔
- آڑو کھانے سے آپ کی بینائی میں نمایاں طور پر بہتری آتی ہے۔
- آڑو قبض کو رفع کرتا ہے اور آپکے نظام ہاضمہ میں بہتری لاتا ہے۔
- یہ آپ کے نظام استخوانہ (میٹابولزم) کو بہتر بنانے میں فائدہ مند ہے۔
- آڑو گردے اور جگر کے کام کرنے کی صلاحیت کو مزید بہتر بناتا ہے۔
- آڑو مختلف اقسام کے سرطان ہونے کے امکانات سے بھی بچاتا ہے۔
- اس کا باقاعدہ استعمال دل کی بیماریوں سے حفاظت مہیا کرتا ہے۔
- آڑو آپکی جلد میں نکھار لاتا ہے اور چہرے کو صاف ستھرا رکھتا ہے۔
- اس میں پوٹاشیم، آئرن اور اینٹی آکسیڈنٹس کی وافر مقدار موجود ہے۔

رمضان المبارک کے قوال

کسے غزواریں؟

رمضان مبارک 2

میزان

رمضان المبارک 4

جنت

کیسی ہے؟



موضوعات

رمضان المبارک 1

نماز

مگر باجماعت...

رمضان المبارک 3

اللہ کی محبت

کو کس سے؟

خوانقیر کیلئے پیکرہ

اگراد و مانگے کا انتظام ہوگا

12:40

خطبہ جمعہ

آجے اور اجاتے

بٹھائیے

انشاء اللہ

خطبات

محکمہ عظیم

لوہری

رمضان المبارک کی پزیراؤں ہوتی ہیں

خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ

محکمہ عظیم

لوہری

خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ

انتظامیہ جامعہ سبھارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم



گرامی قدر مکرّمی الشیخ محمد عظیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

السلام وعلیکم ورحمته اللہ وبرکاته۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ گوجرانوالہ میں آپ سے ملاقات کی خوشبوئیں ابھی تک تروتازہ ہیں۔ آپ نے از حد خلوص کا اظہار فرمایا تھا۔ جزاکم اللہ خیرا اس کے بعد سہ ماہی المکرم بھی باقاعدگی سے موصول ہو رہا ہے۔ یہ بھی یقیناً آپ ہی کے مرہون منت ہے۔ بعد ازاں حاصل پور سے ندائے امت کا اجراء اور میرے نام ترسیل بھی آپ ہی کے خلوص کا نتیجہ ہے۔ اور اب ”الحمدیہ“ وصول کر کے از حد خوشی ہوئی۔ اللہ کریم آپ کی مساعی میں برکت فرمائے اور شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

اخبارات ورسائل کے لیے اولین مشکل مرحلہ معقول مواد حاصل کرنے کا ہوتا ہے۔ اور یہ خاص محنت طلب کام ہوتا ہے۔ پھر اسے شائع کرنا ایک الگ مرحلہ اور مسئلہ ہوتا ہے۔ پھر اس کی ترسیل اور زرسالانہ کا حصول بھی کوئی آسان کام نہیں۔

دعا ہے کہ اللہ کریم آپ کی ساعی میں برکت فرمائے اور آپ اسی طرح ثابت قدمی کے ساتھ خدمتِ نشر و اشاعت میں مصروف رہیں۔ اللہ کریم آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

اخوکم فی اللہ

ابو حمزہ سعید مجتہبی السعیدی

دار السعاده۔ اندرون قلعہ منیکرہ ضلع بھکر

(کلام بابا بلھے شاہ) علم پڑھیاں اشرف نہ ہوں جھپڑے ہوں اصل کمینے

پتل کدی نہیں سونا بن دا بھانویں جوئے لعل نگینے

شوم کدی نخی نہیں بن دے پاویں ہوں لکھ خزینے

بلکھیا باجھ تو حید نجات نہیں ملنی بھانویں مرئے وچ مدینے !! [عبداللہ صادق آباد]

قارئین کرام! مجلہ ”**الْمُحَمَّدِيَّة**“ خود پڑھئے..... دوست و احباب کو تحفہ
میں دیجئے یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے

جائے نماز
عطورات
دیگر مشینیں
کھلونے
سکول اشعری
فرزٹا ٹیٹ



الفرقار

اسلامک ہاؤس
 موبائل نمبر: 0345-6600355
 فون نمبر: 055-4285118
 ای میل: Islamcorporationexp@gmail.com
بیسمنٹ بٹ بلازہ
 مین مارکیٹ واپڈا ٹاؤن گوجرانوالہ

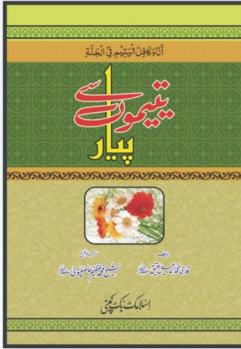
قرآن پاک
احادیث کی کتابیں
احادیث کی چادریں
لیڈر جملے
لیڈر کا جینکس
جلیبی لٹرن گورنمنٹ

یتیم کی کفالت کرنے والا روز قیامت نبی کریم ﷺ کا پڑوسی ہوگا

تالیف
قاری محمد عسائیل عقیق رحمۃ اللہ علیہ
تہریر و تخریج
شیخ محمد عظیم خاں صلی اللہ علیہ وسلم

**یتیم کے
پیارے**

اس کتاب میں



یتیم کسے کہتے ہیں؟ یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ قرآن و سنت
کی روشنی میں یتیم کی عظمت، یتیم سے پیار کرنے کا
اجرو ثواب اور یتیم سے ظلم اور اس کا مال ناحق کھانے کی
سزا کو بیان کیا گیا ہے، اس کتاب کا مطالعہ ہر مسلمان کے
لیے ضروری ہے۔

ملنے کا پتہ

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر
چاندھڑہ کالونی حاصل پور ضلع بہاولپور
0301-6131916 - 0313-2501221

اسلامک بک کمپنی
فیصل آباد: 041-2647308 - 0321-6607308